مولانا شيخ محمد عادل رباني

سنتیں کون سی ہیں اور کون سی نہیں ہیں

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم۔

ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي عِنْدَ فَسَادٍ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

"امت کے فساد کے وقت میں جس کسی نے میری سنت کو زندہ (ادا) کیا، اللہ ﷻ اسے سو شہیدوں کا اجر عطا فرمائے گا۔" أو كما قال۔ ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں، "جس نے میری امت کے گمراہی کے دور میں میری سنت کو زندہ کیا، اس کے لیے ہر ایک سنت پر سو شہیدوں کا اجر ہے۔" ہمارے رسول ﷺ کی سنت سے مراد وہ چیزیں ہیں جس پر آپ ﷺ عمل کرتے رہے۔ ہمیں انہیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

طریقت کے لوگ ان سنتوں پر جتنا ہو سکے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ ہیں جو سنت کو پسند نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں، "ہم مسلمان ہیں،" لیکن ہمارے رسول ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں، "رسول ﷺ بھی ہمارے جیسے انسان ہیں، آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" ان کے لباس کو دیکھ کر تم سوچ سکتے ہو کہ وہ ظاہری طور پر مسلمان نظر آتے ہیں؛ لیکن ان کا برتاؤ ایک مسلمانوں کے طور طریقے سے بالکل بھی نہیں ملتا۔ وہ چیزیں جو سنت نہیں ہیں، یہ انہیں سنت کہہ کر پیش کرتے ہیں۔ ہر کوئی انہیں دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ سنت ہے، اور انکی پیروی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسکی سب سے بڑی واضح مثال یہ ہے: جب یہ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، تو اپنے پاؤں کو بہت زیادہ پھیلا دیتے ہیں — کہتے ہیں کہ بغل میں کھڑے شخص کے پاؤں سے اپنے پاؤں ملنے چاہیے۔ اسکا سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ نماز میں سنت یہ ہے کہ کندھے ایک دوسرے سے ملائیں، پاؤں نہیں۔ حنفی مذہب کے مطابق، پاؤں کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ پانچ سے دس سینٹی میٹر برابر ہونا چاہیے۔ شافعی مذہب میں یہ تھوڑا زیادہ ہو سکتا ہے، لیکن کبھی بھی پورا کھلا ہوا نہیں ہونا چاہیے — اللہ ﷻ نہ کرے، جیسے کوئی اپنی حاجت کو پورا کرنا چاہتا ہو (وضو ٹوٹنے کا ایک طریقہ)۔ یہ سنت نہیں ہے؛ اسکا سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ان لوگوں کی سب سے نمایاں نشانی ہے جو سنت کو پسند نہیں کرتے۔ ایسے سنت کہہ کر لوگوں کو دکھانا گناہ ہے۔ کیونکہ ہمارے رسول ﷺ نے ایسا نہیں کیا، نہ ہی آپ ﷺ نے اسکا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے جو حکم دیا، وہ یہ تھا کہ جماعت میں نماز پڑھتے وقت صف میں کندھے ایک دوسرے سے ملنے چاہیے۔

مولانا شيخ محمد عادل رباني

جماعت کے علاوہ، یعنی سنت نمازوں میں یہ ضروری نہیں؛ سنت نمازوں میں ہر شخص الگ الگ جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن فرض نماز کے لیے جب کھڑے ہوتے ہیں، تو یہ بات ہے کہ کندھے ملا کر بند صف بنائی جائے، پاؤں نہیں۔ یہ لوگ ایسے سنت بیان کرتے ہیں، لیکن اصل میں وہ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

سنت یہ ہے کہ سر ڈھکا ہوا ہو۔ عورتیں تو ویسے بھی حجاب پہنے ہی؛ لیکن مردوں کو بھی ٹوپی پہننی چاہیے؛ انکا سر ڈھکا ہونا چاہیے۔ یہ ایک سنت ہے۔ اس سے زیادہ افضل سنت عمامہ پہننا ہے، لیکن ایسے لوگ زندگی میں کبھی بھی عمامہ نہیں باندھیں گے۔ اگر انہیں کچھ پہننا بھی ہو، کچھ لوگ اپنے سر پر عورتوں کی طرح دوپٹا ڈال دیتے ہیں، اور دوسروں کو بھی ایسا ہی پہننے کہتے ہیں جیسے کہ یہ ایک سنت ہو۔ سنت یہ ہے کہ ٹوپی پہنی جائے۔ ہمارے رسول ﷺ نے اسے "قلنسوہ" فرمایا ہے، جسکا مطلب ٹوپی ہے۔ اسکے اوپر عمامہ لپیٹنا یا باندھنا زیادہ اجر والی سنت ہے۔

جو شخص سنت کی پیروی کرتا ہے، یہی چیزیں کرتا ہے۔ لیکن سنت کے نام پر پاؤں کو جتنا ہو سکے پھیلانا، اور اس دوران عجیب (نامناسب) منظر پیش کرنا، یہ بالکل سنت نہیں ہے۔ سر کھلا، داڑھی ایک مٹھی لمبی، مونچھیں نہیں، شلوار گھٹنوں تک۔ یہ سب سنت نہیں ہے؛ سنت ایسی نہیں ہے۔ سنت سب سے خوبصورت طریقہ ہے جو ہمارے رسول ﷺ نے دکھایا۔ جو اسکی پیروی کرتے ہیں، انہیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حلال کو حرام دکھانا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

ہم کبھی کبھی دیکھتے ہیں کہ ہمارے کچھ بھائی بھی اسی طرح پاؤں پھیلاتے ہیں۔ وہ عمرہ یا حج پر گئے، وہاں دیکھا اور سوچا، "توہ یہ اسلام ہے، ایسے پاؤں پھیلانے ہیں۔" ایسا بالکل نہیں ہے، بالکل نہیں! توجہ دیں۔ دیکھیں کہ کیا سنت ہے اور کیا سنت نہیں۔ یہ خاص طور پر ان لوگوں کی نشانی ہے جو سنت کو پسند نہیں کرتے، جو ہمارے رسول ﷺ کی تعظیم نہیں کرتے۔ یہ انکا طریقہ ہے۔ انکے پیچھے مت چلیں، ان سے دور رہیں۔ انکی نقل نہ کریں۔ ہمارے رسول ﷺ کا طریقہ اختیار کریں۔ ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں، "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"، "جو کسی قسم کے لوگوں کی نقل کرتا ہے، وہ ان میں سے ہے۔" اللہ ﷻ ہم سب کو برائیوں سے محفوظ رکھیں۔ شیطان کا شر بہت بڑا ہے؛ وہ اچھے کو برا اور برے کو اچھا دکھاتا ہے۔ اللہ ﷻ ہم سب کی حفاظت عطا فرمائے اور سب کو ہوشیاری عطا کریں۔

وَمِنَ اللهِ التَّوْفِيْق۔ اَلْفَاتِحَہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۵ اگست ۲۰۲۶ / ۲۲ صفر ۱۴۴۸
فجر نماز ـــــ اکبابا درگاہ، استانبول

www.mawlanasultan.org